اُمّی معاشرے میں علمی و تعلیمی انقلاب اسوہ رسول کی روشنی میں

The educational revolution in the illiterate community in the light of *Seerat un Nabi*

ڈاکٹر صوفیہ فرناز*

Abstract

Allah entrusted Muhammad SA the responsibility of guiding and correcting a nation who was follower of Deen e Ibrahimi but proud of being Ummi. The nation gave importance to its lineage geneology, poetical abilities and producing good orators. The nation loved weapons and arms. It ignored the instructions and guidance from Allah. The use of pen and paper was against its dignity. They were far behind contemporary world in all fields of life. But, Rasool Allah united them on Quran and applied education system according to instructions of Quran and made them ruler and leader of the world. In this educational struggle female were also involved. The following article presents a short review of educational revolution of Rasool Allah.

***Keywords**: Education, revolution, illiteracy, community.*

---

*۔اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ۔ جامعہ کراچی

علم اللہ کی صفت خاص ہے۔اس نے اپنی تخلیقات میں انسان کو علم کی فضیلت عطا فرما کر اسے تمام مخلوق میں اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا۔ یہ علم کی فضیلت و برتری ہی تھی کہ فرشتوں نے انسان (حضرت آدمؑ) کو سجدہ کیا سوائے شیطان کے جو ہمارا موضوع بحث نہیں ہے۔ اللہ نے تمام انسانوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ انبیاء کرام کو سونپا جنہیں اس نے علم کے ساتھ حکمت بھی عطا کی تھی۔ارشاد الٰہی ہے!

اولیك الذین آتیناھم الکتاب والحکمة والنبوته۔ (۱)
''یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب، حکم اور نبوت بخشی''

انبیاء کرام کی تعلیمات عقیدہ توحید، اللہ کی ذات اور صفات، دین اور شریعت کے احکام، اخلاق، امر بالمعروف و نہی عن المنکر پہ مشتمل ہوتی ہیں۔ کائنات کا ہر وہ خطہ جہاں انسانی آبادی موجود تھی اللہ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام فرمایا۔ علم کے ساتھ ساتھ قلم کی اہمیت بھی واضح کر دی گئی اس کی اہمیت سورۃ قلم کی اس آیت سے بھی واضح ہوتی ہے جس میں اللہ نے اس کی فضیلت کے بیان میں قسم اٹھائی ہے۔

والقلمه وما یسطرون۔ (۲)
''قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں''
رسول اللہ پر نازل ہونے والی پہلی وحی پڑھنے اور لکھنے سے متعلق تھی جس میں رسول اللہ کو ہدایت کی گئی تھی۔
پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو ایک جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ تیرا رب بڑی بزرگی والا ہے جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی اور انسان کو وہ چیز بتائیں جسے وہ نہیں جانتا تھا'۔(۳)

گویا اللہ کی جانب سے نبی کریم ﷺ کو جو ذمہ داری سونپی گئی وہ عرب معاشرے کی تعلیم و اصلاح تھی۔ بنیادی طور پر عرب معاشرہ ایک مشرک معاشرہ تھا جسے اپنے اُمی ہونے پر ناز تھا۔ جو اللہ کے دین کی سمجھ و فہم کو نظر انداز کر کے اپنی خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنا چکا تھا اس میں وہ تمام خصوصیات موجود تھیں جو مادہ پرست معاشروں کا خاصہ رہی ہیں اللہ نے انہیں بہترین قوت حافظہ عطا فرمائی تھی۔ عربی زبان اتنی مکمل اور جامع تھی کہ اللہ نے اسے اپنی آخری کتاب کے نزول کے لئے پسند فرمایا تھا۔ یہ وہ قوم تھی جسے اپنی زبان، اس کی فصاحت و بلاغت پر ناز تھا۔ بقول ڈاکٹر حمید اللہ اسلام سے پہلے عربوں کی زبان جس پختگی اور وسعت سے بہرہ ور ہو چکی تھی وہ یقیناً اس بات کے بغیر ممکن نہیں کہ اس

سے پہلے اس زبان کے بولنے والوں میں ادبیات کی بڑی صلاحیت اور چرچے رہے ہونگے۔(۴) مدرسوں کے سلسلے میں کسے یقین آئے گا کہ وہاں اس زمانے میں نہ صرف تعلیم گاہیں تھیں بلکہ ایسی تعلیم گاہیں جہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں تعلیم پاتی ہوں۔(۵)

معاشرے میں ان تعلیمی اداروں نے ان کی صلاحیتیں اجاگر کرنے میں اتنا اہم کردار ادا نہیں کیا جتنا سال میں لگنے والے مختلف میلوں اور بازاروں نے ادا کیا۔ عرب کے لوگ سال کے مختلف مہینوں میں خرید و فروخت کے لئے میلے اور تجارتی بازاروں کا انعقاد کرتے رہتے تھے۔ فطری طور پر انسانوں کا اجتماع شرکاء کو آپس میں گفت و شنید، تبادلہ خیالات، شاعری کی محفلیں منعقد کرنے، فصاحت و بلاغت کے اظہار، بلند کارناموں کے شمار اور اپنی خاندانی شرافت اور وقار کا چرچا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے چنانچہ ان میلوں اور بازاروں کا انعقاد اور اجتماعات میں بھی یہی چیز پیدا ہوگئی۔ان تجارتی بازاروں اور منڈیوں کی وجہ سے عربوں کو اپنے دین، عادات، اخلاق اور لسانی وحدت کا موقع ملنے لگا۔ جبکہ شعراء اور مقررین عام فہم انداز اور پسندیدہ اسلوب اختیار کرتے تاکہ سامعین انکی باتوں کو دلچسپی سے سنیں اور وہ عوام میں ہر دلعزیزی حاصل کر سکیں۔(۶) ان میلوں میں مشہور ترین عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز کے میلے ہیں۔عکاظ کے میلے کو عربی زبان کی تہذیب میں نمایاں اثر اور قومی برتری حاصل تھی۔ عکاظ کا میلہ ایام حج میں لگتا تھا اس لیے اس کو ملک گیر شہرت حاصل تھی۔(۷)

عربوں میں شاعری اس وجہ سے مرغوب خاص و عام تھی کہ اس زمانے میں شاعروں کا بڑا زور تھا وہ اپنی نظم کے ذریعے جب چاہتے جوش مخالفت پیدا کر دیتے اور جس قبیلے کی چاہتے مدح کرتے اور جس کی چاہتے ہجو کرتے۔ شعراء کی قوت اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ قریش نے اعشی شاعر کو سو اونٹ محض اس لئے دیئے کے آنحضرت کی مداح میں جو اشعار اس نے لکھے تھے ان کی اشاعت نہ کرے۔(۸)

عہد جاہلیت میں عربوں کا شاعرانہ ذوق اپنی انتہا تک پہنچا ہوا تھا تمام تعلیم یافتہ افراد خواہ وہ مدبرین ملک ہوں، ریاضی دان یا طبیب سب میں شاعری کا جز شامل تھا۔ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ اکیلے عربوں کا منظوم کلام تمام دنیا کے منظوم کلام کے برابر ہے۔انہیں نظم کا اس قدر شوق تھا کہ وہ بعض اوقات فقہ، فلسفہ اور جبر و مقابلہ کو بھی نظم میں لکھتے تھے۔ان کے اکثر قصص و حکایات میں نظم و نثر ملی ہوئی ہے۔(۹) عرب میں منعقد ہونے والے سالانہ مشاعرے ان کی عمدہ شاعرانہ ذوق کی مثال تھے سب سے عمدہ کلام آب زر سے لکھ کر دیوار کعبہ پر آویزاں کیا جاتا، تاکہ آنے والی نسلیں بھی ان

سے مستفید ہو سکیں۔ ان مقاصد سے آج تک دنیا روشناس ہے۔ جو سبعہ معلقات کے نام سے معبد کعبہ پر آویزاں کیے گئے اس اعزاز و امتیاز نے ان سات نظموں کو عربی ادبیات میں لافانی زندگی عطا کردی۔(۱۰) شاعری کے علاوہ عربوں کو علم الانساب میں بھی بڑی مہارت حاصل تھی۔ انہیں اپنے اعلیٰ حسب و نسب پر فخر و غرور ہوتا تھا۔ وہ اعلیٰ نسل کے پالتو جانوروں کا نسب بھی یاد کرتے تھے۔(۱۱) فن کتابت سے بھی اہل عرب ناواقف نہ تھے۔ ورقہ بن نوفل عبرانی اور سریانی زبانوں کے ماہر تھے انہوں نے توریت اور انجیل کو عربی زبان میں منتقل کیا تھا۔(۱۲) ان کے علاوہ بھی ایک مختصر تعداد پڑھے لکھے افراد پر مشتمل تھی عام روایات کے مطابق ایسے افراد کی تعداد ۱۷ تھی جن میں خواتین بھی شامل تھیں۔(۱۳)

عربوں کی علمی صلاحیتوں کے مختصر جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اس فن سے نابلد نہ تھے تعلیم یافتہ افراد کی مختصر تعداد پورے معاشرے کی ترقی کا سبب نہیں بن سکتی یہی وجہ ہے کہ عرب علمی و تعلیمی ترقی میں اپنے ہم عصر اقوام سے بہت پیچھے تھے۔ رسول اللہ کی بعثت کے بعد ان کے قائم کردہ تعلیمی ڈھانچے نے عربوں کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا۔ رسول اللہ نے ایک مثبت اور مضبوط تعلیمی نظام کے ذریعے جو علمی انقلاب برپا کیا اس نے عربوں کو نہ صرف فاتح عالم بنادیا بلکہ وہ دنیا کے استاد بھی قرار پائے۔

رسول اللہ کے قائم کردہ تعلیمی نصاب میں قرآن کو بنیادی حیثیت حاصل تھی کیوں کہ اس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی موجود ہے دوسرے درجے پر آپ کا اسوہ حسنہ جو اس تعلیمی انقلاب کی اولین اساس ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔ ''اللہ نے امّیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انکو اس کی آیتیں سناتا اور ان کو پاک بناتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے''۔(الجمعہ ۲۸)

بنیادی طور پر آپ کا تعلیمی نصاب بالغوں کے لئے تھا جو اخلاقی طور پر کمزور لیکن معاشی طور پر مضبوط تھے بہترین تاجر تھے اور بہترین زمیندار بھی، وسائل روزگار پر مضبوط گرفت بھی رکھتے تھے، نظام شرک کے متولی کی حیثیت سے ملکی وسائل پر ان کا قبضہ تھا یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ کو ان کے درمیان الٰہی تعلیم جو توحید اور اطاعت الٰہی پر مشتمل تھی پھیلانے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کی علمی جدوجہد تئیس سال کے عرصے پر محیط ہے۔ آپ نے اپنی علمی کوششوں کا آغاز مکہ سے کیا۔ مکہ میں قائم ہونے والا پہلا مدرسہ دارالارقم تھا۔(۱۴) اللہ کی جانب سے آنے والی وحی کی

تعلیم آپ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے مسلمانوں کو یہیں دیتے تھے۔ تلاوت قرآن کے ساتھ اس کے معنی و مفاہیم بھی بیان فرماتے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ میں فکر و تحقیق کا ایسا ذوق پیدا کر دیا کے ہر صحابی معلم کے فرائض اور دین کا دفاع کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ ہجرت حبشہ میں نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کا دفاع اسلام اور بیعت عقبہ کے اہل مدینہ کی تعلیم و تربیت کے لیے حضرت مصعب بن عمیرؓ کی خدمات اس کی واضح مثالیں ہیں۔

مدینہ کی جانب ہجرت کے بعد آپ نے مسلمانوں کی آباد کاری کے ساتھ ساتھ ان کی دینی تعلیم کے جو فوری بندوبست کیا وہ مسجد کی تعمیر تھی جس میں قائم کردہ صفہ کو ایک اقامتی مدرسے کا درجہ حاصل تھا جہاں لکھنے پڑھنے کے علاوہ فقہ کی تعلیم دی جاتی تھی قرآن کریم کی سورتیں زبانی یاد کرائی جاتی تھیں، فن تجوید سکھایا جاتا تھا اور دیگر علوم کی تعلیم کا بھی بندوبست تھا جس کی نگرانی خود رسول اللہ کیا کرتے تھے۔ صفہ میں تعلیم پانے والے طالب علم دو طرح کے تھے کچھ تو وہ تھے جو شہر میں رہتے تھے اور پڑھ کر چلے جاتے تھے لیکن کچھ ایسے تھے جن کا کوئی گھر نہیں تھا اور وہ رات بھی وہیں گزارتے تھے۔ ان کی تعداد گھٹتی بڑھتی رہتی تھی۔ مدینہ میں صفہ واحد درسگاہ نہیں تھی۔ بلکہ نو مساجد مزید تھیں۔ شبلی نعمانی نے شہرہ النبی کی جلد دوم میں ان مساجد کے نام تحریر کیے ہیں۔(۱۵)

اکتساب علم کے لیے رسول اللہ نے عمر اور مذہب قوم کی کوئی شرط نہیں رکھی تھی۔ یہاں تک کہ ایسے لوگ بھی جو اسلام سے نفرت و بغض کے تحت اسے ختم کرنے کے لئے میدان جنگ میں آئے اور شکست کھا کر قید ہوئے تو رسول اللہ نے پڑھے لکھے قیدیوں کی آزادی کی قیمت مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی تربیت مقرر کر دی۔(۱۶)

رسول اللہ نے فن تحریر میں خوشخطی کا اہتمام بھی فرمایا۔ آپ نے خوش خطی کے لیے رہنما اصول بھی مرتب فرمائے جن سے آپ کی اس فن سے واقفیت کا اندازہ بھی ہوتا ہے جیسے آپ نے فرمایا جب تم کوئی خط لکھوں تو اسے فوراً تہہ نہ کرو بلکہ اس پر ریگ ڈال کر پہلے اسے خشک کیا کرو۔ کئی صحابہ نے اسی لیے کتابت اور خوشنویسی میں مہارت حاصل کی ان میں سے بیشتر صحابہ کاتبان وحی کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔(۱۷) رسول اللہ نے بیعت عقبہ میں مسلمان ہونے والے اہل مدینہ کو اس وقت تک نازل شدہ قرآن شریف کا ایک تحریری نسخہ بھی دیا تھا جسے وہ اپنے محلے کی مسجد میں باآواز بلند پڑھا کرتے تھے۔(۱۸)

ترویج علم کے لیے رسول اللہ نے دور دراز علاقوں میں اپنے گورنروں کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اپنے دائرہ عمل میں رہنے والے لوگوں کی تعلیم کا انتظام کریں۔(۱۹) رسول اللہ اکثر اپنے تربیت یافتہ صحابی کو قبائلی وفود کے ساتھ ان کے مسکنوں کو روانہ کر دیتے تاکہ وہ اس علاقے میں دین کی تعلیم کا بندوبست کریں جس کے بعد وہ مدینہ واپس آجاتے۔(۲۰) اس کے علاوہ قبائلی وفود جو حصول علم کے لئے مدینہ آتے انہیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا جاتا اور دین کی تعلیم دی جاتی۔ رسول اللہ انہیں ہدایت کرتے کہ وہ واپس جاکر اپنے علاقے کے لوگوں کی تعلیم کے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی دین کی تعلیم دیں۔(۲۱) آپ کی تعلیمی جدوجہد کا ایک مثالی پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے خواتین کو بھی تعلیمی عمل میں شامل کیا اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ آپ نے مسجد نبوی میں ہفتے میں ایک دن خواتین کی تعلیم کے لیے مخصوص کر دیا۔(۲۲) جبکہ دیگر اوقات میں بھی وہ مردوں کے ساتھ علمی اجتماعات میں شریک ہوسکتی تھی۔ (۲۳) آپ نے ''حصول علم کو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا''۔(۲۴)

خواتین کی تعلیم و تربیت میں رسول اللہ کے ساتھ ساتھ امہات المومنین نے بھی اہم کردار ادا کیا جنہیں رسول اللہ سے براہ راست اکتساب علم کے مواقع میسر تھے۔(۲۵) حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام ورقہؓ کو قرآن پاک حفظ تھا۔ تفسیر قرآن کی معلمات میں سب سے نمایاں حیثیت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کو حاصل تھی۔(۲۶)

عہد نبوی میں خواتین نے نہ صرف دینی علوم میں مہارت حاصل کی بلکہ طب، ادب، شاعری اور تاریخ میں بھی نام حاصل کیا۔ طب کے شعبے میں حضرت رفیدہ کے علاوہ حضرت ام مطاعؓ، ام کبشہؓ، حمنہ بنت جحشؓ، امیمہؓ، ام زیادؓ، ام عطیہؓ اور ام سلیم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ طب میں خصوصی مہارت حاصل کی۔ ادب و شاعری میں حضرت صفیہؓ، ہند بنت حارثؓ، زینب بنت عوامؓ، عاتکہ بنت زیدؓ، ہند بنت اثاثہؓ، کبشہ بنت رابعؓ، عاتکہؓ اور امامہؓ کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ حضرت حنا اس دور کی صاحب دیوان شاعرہ تھیں۔(۲۷) عہد نبوی کی خواتین میں علم و فضل اور درس و تدریس کے حوالے سے سب سے نمایاں نام حضرت عائشہؓ کا تھا۔ آپ سے متعلق آپ کے شاگرد حضرت عروہ بن زبیرؓ کا قول ہے کہ انہوں نے قرآن، فرائض، حلال و حرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ اور علم سب میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں دیکھا۔(۲۸)

صحابیات کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام نے بھی اپنی علمی صلاحیتوں سے عرب میں تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ رسول اللہ کے عم زاد حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا شمار بھی اس عہد کے ممتاز تعلیمی ماہرین میں ہوتا ہے۔ انہیں شعر وشاعری سے بہت شغف تھا۔ آپؓ کے بارے میں عام روایات ہیں کہ ان کے خطبے سننے کے لیے دور دراز سے لوگ آیا کرتے تھے۔ وہ ہفتے میں ایک دن تفسیر القران، دوسرے دن فقہ، تیسرے دن صرف و نحو، چوتھے دن تاریخ عرب اور پانچویں دن شعر وشاعری کا سبق دیتے۔ قرآن کی مشکل سے سمجھ میں آنے والی عبارتوں کی تشریح کے لیے وہ اکثر شعرائے عرب کے کلام سے مثالیں پیش کرتے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے جب کبھی تمہیں قرآن سمجھنے میں مشکل پیش آئے (الفاظ اور تراکیب کے لحاظ سے) تو اسکا حل شعرائے عرب کے کلام میں ڈھونڈو کیونکہ وہ عرب قوم کا صحیفہ ہے۔(۲۹)

عہد نبوی کے ایک معلم حضرت معاذ بن جبلؓ کا انتقال ۸۱ ہجری میں ہوا۔ آپ سے لوگوں کی عقیدت کا یہ حال تھا کہ معلمین اور متعلمین سمیت سینکڑوں افراد جمع ہو گئے اور رونے لگے کہ آج علم اٹھ رہا ہے۔ آپؓ نے بستر مرگ پر لوگوں سے فرمایا علم اور ایمان دو چیزیں ایسی ہیں جو دنیا سے نہیں اٹھ سکتی جو جستجو کرے گا انہیں حاصل کرے گا۔(۳۰)

صحابہ کرام درس وتدریس کے موقع پر رسول اللہ کے طریقے کی پیروی کرتے تھے۔ بخاری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ سناتے ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمنؓ میری آرزو یہ ہے کہ آپ ہر روز ہمیں وعظ سنایا کریں انہوں نے کہا میں یہ اس لئے نہیں کرتا کہ تمہیں اکتا دینا مجھے اچھا نہیں لگتا اور میں موقع محل کی مناسبت سے تمہیں نصیحت کرتا ہوں جیسے رسول اللہ ہمارا وقت اور موقع دیکھ کر ہمیں نصیحت فرماتے تھے آپ کو یہی خیال ہوتا کہ کہ اکتا نہ جائیں۔(۳۱)

رسول اللہ بھی اہل علم کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے مسجد نبوی میں علم اور عبادت میں مشغول الگ الگ مجالس کو بہتری کی مجالس قرار دیا اور خود یہ فرماتے ہوئے علم کی مجلس میں شریک لوگ زیادہ بھلائی پر ہیں خود بھی اس میں شریک ہو گئے۔(۳۲) حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا دو آدمیوں کی قسمتوں پر کوئی رشک کرے تو ہو سکتا ہے ایک تو اس پر جسے اللہ نے دولت دی اور وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے دوسرے جس کو اللہ نے قرآن وحدیث کا علم دیا اور وہ اس کے مواقع فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔(۳۳)

عہد نبوی کے اہل علم صحابہ صرف عربی میں ہی خطابت و کتابت نہیں کرتے تھے بلکہ متعدد صحابہ ایک سے زائد زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ حضرت زید بن ثابتؓ کو عربی کے علاوہ عبرانی، قبطی اور فارسی زبانیں بھی آتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصؓ نہایت ذہین اور متقی نوجوان تھے انہوں نے سریانی زبان کی تعلیم بھی حاصل کی وہ بائبل کا ترجمہ سریانی زبان میں پڑھتے تھے۔ اس طرح ایک دن میں قرآن کی تلاوت کیا کرتے اور دوسرے دن توریت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔(۳۴)

رسول اللہ کی علمی کوششوں سے عرب میں خواندگی کی شرح میں بے پناہ اضافہ ہو گیا آپ نے عرب کے اس معاشرے میں جہاں لکھنے پڑھنے کو عار سمجھتے تھے تحریر و کتابت کے لیے علم و قلم کو لازم و ملزوم قرار دے کر عرب بدوں کو جنگ و جدل سے ہٹا کر تعلیمی محاذ پر لا کھڑا کیا جو تھوڑے ہی عرصے میں دنیا کے امام بن گئے۔ علم کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ رسول اکرم کی اس حدیث سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جس میں آپ نے فرمایا!!

"قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور زنا اعلانیہ ہوگا۔ عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں (کے اخراجات) کا ذمہ دار ایک مرد ہوگا''۔(۳۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا!

"اللہ (دین کا) علم بندوں سے چھین کر نہیں اٹھائے گا بلکہ عالموں کو اٹھا کر علم اٹھالے گا جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار (پیشوا) بنالینگے اس سے مسئلہ پوچھیں گے وہ بے علم فتوی دیں گے آپ ہی گمراہ ہونگے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔(۳۶)

یعنی نیک اور راہ حق پر قائم اور علماء کا وجود اس زمین پر انسانیت کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ رسول اکرم کے بعد انبیاء کی بعثت کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا کیونکہ آپ کے ساتھ ہی اللہ کے دین کی تکمیل ہو چکی تھی جس کا اعلان اللہ نے سورہ مائدہ کی ابتدائی آیات میں فرما دیا تھا۔ حضور ﷺ کے مطابق آپ کے بعد یہ ذمہ داری اہل علم پر عائد ہوتی ہے کہ وہ انبیاء کی تقلید کرتے ہوئے لوگوں کو سچائی اور حقیقت کی تعلیم دیں۔ علم ہی دراصل وہ واحد تعلق اور رشتہ ہے جس کی بنا پر اہل علم کو انبیاء کا وارث قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء اور علماء کے باہمی تعلق کی تصدیق ایک اور حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت حسنؓ سے روایت ہے:

"جس شخص کو موت آئی جبکہ وہ علم کی تلاش کر رہا ہے تاکہ اس کے ساتھ اسلام کو زندہ کرے اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجے کا فرق ہے"۔(۳۷)

علماء کی شان کو قرآن میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں"۔(۳۸)

"ان مثالوں کو ہی سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں"۔(۳۹)

فرمان رسول ہے!

"اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسکو دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے مزید فرمایا علم سیکھنے سے ہی آتا ہے"۔(۴۰)

رسول اللہ نے جہاں حصول علم کی تاکید فرمائی ہے وہیں کتمان علم (علم کو چھپانا) پر سخت وعید بھی سنائی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا!

"کسی عالم سے سوال کیا جائے اور وہ اس کے متعلق جانتا ہے لیکن وہ اس کو چھپائے اس کو لگام ڈالی جائے گی قیامت کے دن آگ سے"۔(۴۱)

رسول اللہ نے جس علم کے ذریعے عربوں کی قسمت بدل دی وہ علم کتاب وسنت پر مشتمل تھا وہ عرب جو اپنے ہمعصر ملکوں کے مقابلے میں انتہائی پسماندہ تھے جن کی طاقت قبائل میں تقسیم تھی جنگی جنگجویانہ صلاحیتیں اندرونی طور پر انہی کو کمزور کر رہی تھیں جن کو قیصر و کسریٰ کی حکومتیں کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے جس طرح ایک مسلم امہ بن گئے ان کی جنگی صلاحیتیں جذبہ ایمان وجہاد کے تحت ایسی نکھریں کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے مالک بن گئے جن کے علمی کمالات و فضائل نے یونانی علماء کے کارناموں کو گہنا دیا وہی مسلمان کتاب وسنت سے دوری کے باعث فرقہ بندی کا شکار ہو کر ایک بار پھر اپنی اجتماعیت کھو بیٹھے ہیں۔ آپس کی خانہ جنگی ہمیں ایک بار پھر اندر سے کمزور کر رہی ہے۔ ہم اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کے باعث ایک بار پھر دیگر اقوام عالم کے مقابلے میں پسماندہ ہو رہے ہیں۔ اللہ نے ہمیں اپنی تمام نعمتوں سے نوازا ہے عقل اور شعور کی دولت عطا فرمائی ہے راہ ہدایت کے لیے کتاب بھی ہمارے پاس ہے اور نبی کی سنت وحدیث بھی علم کے حصول کا سلسلہ بھی جاری وساری ہے لیکن ہم اسوہ رسول کی روشنی میں ایک امت بننے کے لیے تیار نہیں ہم اپنی نفس پرستی، مادہ پرستی کے آگے راہ نجات اختیار کرنے کو تیار نہیں۔ اللہ ہمیں کتاب وسنت پر عمل کر کے ایک بار پھر ایک طاقتور مسلم اُمہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حوالہ کتب

۱۔ الانعام:۸
۲۔ القلم:۱
۳۔ العلق:۵۔۱
۴۔ حمیداللہ ڈاکٹر. عہد نبوی میں نظام حکمرانی,(س۔ن)حیدرآباد دکن،مکتبہ ابراہیمیہ، ص ۲۰۲
۵۔ ایضاً302

٦۔ زیات، احمد حسن، تاریخ ادب عربی، (س۔ن) مترجم نعیم صدیقی، لاہور، شیخ محمد اینڈ سنز، ص 27-26
٧۔ ایضاً
٨۔ گستاؤ لی بان، ڈاکٹر، تمدن عرب۔ (س۔ن) مترجم، سید علی بلگرامی، لاہور، مقبول اکیڈمی، ص 583
٩۔ ایضاً۔ ص ۵۸۵
١٠۔ عہد نبوی کا نظام حکمرانی، محولہ بالا، ص ۴۰۲
١١۔ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی، (1420ھ)، لاہور، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ص 287
١٢۔ عہد نبوی کا نظام حکمرانی، ص 204
١٣۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، (1992)، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، ص 298
١٤۔ صلابی، علی محمد، سیرت النبی، (1433ھ) کراچی، دارالسلام، جلد اول، ص 242
١٥۔ خطبات بہاولپور ص 304
١٦۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی۔ (1973)، کراچی، قرآن محل، جلد اوّل، ص 332
١٧۔ ندوی، مولانا سعید انصاری، سید انصار، (1984) اعظم گڑھ، دار المصنفین، جلد اول، دوم، ص 174
١٨۔ خطبات بہاولپور، محولہ بالا، ص 306
١٩۔ ایضا۔ ص 207
٢٠۔ ایضا۔ ص 214-213
٢١۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری شریف، کتاب العلم، (س۔ن)، ترجمہ، مولانا وحید الزماں، لاہور، جہانگیر بکڈپو، ص 150
٢٢۔ ایضا۔ ص 155
٢٣۔ خطبات بہاولپور، ص 319
٢٤۔ ابن ماجہ، کتاب الایمان، باب فضل العلمائ، حدیث نمبر 229
٢٥۔ محمد طفیل، نقوش رسول نمبر، (1983)، لاہور، ادارہ فروغ اردو، جلد ۴، ص 136۔
٢٦۔ ندوی، مولانا سعید انصاری، سید الصحابیات، (2014)، کراچی، بیت السلام، ص 31
٢٧۔ ایضاً۔ ص 14
٢٨۔ ایضاً۔ ص 36
٢٩۔ امیر علی، سید، روح اسلام، (1995)، ترجمہ، محمد ہادی حسین، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ص 65۔264
٣٠۔ سید انصار، محولہ بالا، ص 188
٣١۔ صحیح بخاری، کتاب العلم، ص

۳۲۔ خطبات بہاولپور، ص306
۳۳۔ صحیح بخاری، کتاب العلم
۳۴۔ خطبات بہاولپور، ص309
۳۵۔ کتاب العلم, ص144
۳۶۔ ایضاً
۳۷۔ ایضاً
۳۸۔ سورہ فاطر: 28
۳۹۔ سورہ عنکبوت: 43
۴۰۔ کتاب العلم، ص143
۴۱۔ ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی۔ جامع ترمذی، ابواب العلم، (س۔ن), ترجمہ، مولانا بدیع الزماں، لاہور، اسلامی کتب خانہ، جلد اول، ص182